امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ محدث' مؤرخ اور صاحب کمال صوفی تھے۔ ان کے علمی تبحر کا اعتراف اہل سیر نے کیا ہے۔ اپنے علمی کمالات کی وجہ سے ان کی ذات مرجع خلائق تھی۔ ان کی ساری زندگی درس و تدریس میں بسر ہوئی۔ لوگ دور دراز سے سفر کرکے ان کی مجلس درس میں شریک ہوتے اور ان سے استفادہ کرتے۔ ہر وقت طلبہ کا ایک جم غفیر ان کے درس میں موجود رہتا۔ اہل سیر نے ان کی مجلس درس کا ذکر اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"جب ان کی مجلس درس آراستہ ہوتی تو اربابِ فن اور محدثین عجز و نیاز کے ساتھ ان کے دولت کدہ پر حاضر ہو کر بڑی رغبت اور مکمل انہماک کے ساتھ اکتسابِ فیض کرتے تھے کیونکہ ان کے علوِ اسناد' جودتِ حفظ و ضبط اور وفورِ علم کا چرچا تھا"۔ [1]

درس کا سلسلہ صبح سے ظہر تک جاری رہتا۔ ظہر کے بعد جب امام ابو نعیم گھر تشریف لے جاتے تو راستہ میں بھی شائقین ان سے استفادہ کرتے تھے۔ حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں :

لم یکن له غذاء سوی التسمیع و التصنیف [2]

"حدیثیں سننا سنانا اور ان کی جمع و تالیف ہی ان کی غذا تھی"۔

<u>نام و نسب و ولادت اور خاندان</u> : امام ابو نعیمؒ کا نام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن دائل بن مہران ہے۔ ۳۳۶ھ ان کا سن ولادت ہے۔ ان کے جد اعلیٰ مہران کو سب سے پہلے مسلمان ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور وہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے مولیٰ تھے۔ ابو نعیم کے والد عبداللہ بن احمد علم و فن کے دلدادہ تھے۔ اور ان کے نانا محمد بن یوسف مشہور صوفی اور زاہد تھے۔

<u>اساتذہ</u> : امام ابو نعیم اصفہانیؒ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے۔ اربابِ سیر نے اس

کی تصریح کی ہے کہ آپ نے بے شمار علمائے فن سے استفادہ کیا۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں :

"انہوں نے خراسان و عراق کے بے شمار لوگوں سے کسب فیض کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو جس قدر اکابر شیوخ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اس سے دیگر محدثین محروم ہیں"۔ (۳)

تلامذہ اساتذہ کی طرح ان کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ ان سے بے شمار لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔ حافظ ابنِ سبکی اور حافظ ذہبی نے اپنی اپنی کتابوں میں ان کے تلامذہ کی فہرست درج کی ہے۔ امام ابو بکر خطیب بغدادی صاحب تاریخ بغداد ان کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ (۴)

علم و فضل : امام ابو نعیمؒ کے علم و فضل، علمی تبحر اور صاحب کمال ہونے کا ائمۂ فن اور اربابِ سیر نے اعتراف کیا ہے اور ان کو الحافظ الکبیر، الحافظ المشھور اور من اکابر الحافظ الثقات کے القابات سے یاد کیا ہے۔ ان کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقافت اور حذق و اتقان پر تذکرہ نگاروں کا اتفاق ہے۔ حافظ ابنِ سبکی نے لکھا ہے کہ ابو نعیمؒ مرتبہ کمال پر فائز تھے اور حافظ ذہبی نے بھی ان کے حفظ و ضبط کا اعتراف کیا ہے۔ (۵) حدیث میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ اہل سیر نے ان کو محدث العصر اور من اعلام المحدثین والرواۃ کے لقب سے موسوم کیا ہے۔ علامہ ابنِ سبکی فرماتے ہیں کہ :

"ابو نعیم ان ممتاز لوگوں میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے روایت میں علو کے ساتھ درایت میں بھی حد کمال پر فائز کیا تھا۔" (۶)

حافظ ذہبی کہتے ہیں کہ :

"حافظ ابو نعیم علوِ اسناد، حفظ و ضبط اور جملہ علوم و فنون حدیث میں تبحر کے لحاظ سے پوری دنیا میں ممتاز تھے"۔ (۷)

حافظ ابنِ عساکر فرماتے ہیں کہ :

"ابو نعیم جمع و معرفت حدیث میں یکتا اور فضائل و کمالات کا مجموعہ تھے"۔ (۸)

فقہ و تصوف میں بھی جامع کمال تھے۔ تصوف و سلوک سے ان کی دلچسپی خاندانی تھی۔ ان کے نانا محمد بن یوسف کا شمار مشہور اہل اللہ اور صوفیاء میں ہوتا تھا۔ اور تصوف میں ان کے صاحب کمال ہونے کا ثبوت ان کی شہرہ آفاق کتاب حلیۃ الاولیاء سے ملتا ہے۔ (۹)

فقہی مذہب : فقہ میں امام شافعی کے مذہب سے وابستہ تھے۔ [10]

عقیدہ : عقائد میں اشاعرہ کے ہمنوا تھے۔ حافظ ابنِ عساکر نے تبیین کذب المفتری میں اس کی تصریح کی ہے [11] اور حافظ ابنِ جوزی نے بھی لکھا ہے کہ ابو نعیم اشعری مذہب کی جانب شدید میلان رکھتے تھے۔ [12]

اشعری مذہب کی طرف زیادہ میلان ہونے کی وجہ سے امام ابو نعیم شدائد و محن سے بھی دوچار ہوئے۔ ان کے دور میں حنابلہ کا زور و اثر بہت بڑھ گیا تھا، جس کی وجہ سے ان کے خلاف شورش و ہنگامہ برپا ہوا اور جامع مسجد میں ان کا داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔ علامہ ابنِ خلکان لکھتے ہیں کہ :

> "حنابلہ کی شدت پسندی کے علاوہ اس کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابو نعیم کے فضل و کمال اور غیر معمولی شہرت و مقبولیت نے ان کی ذات کو محسود و مبغوض بنا دیا ہو۔" [13]

وفات : حافظ ابو نعیم نے ۹۴ سال کی عمر میں محرم الحرام ۴۳۰ھ میں انتقال کیا۔ [14]

تصانیف : حافظ ابو نعیم صاحب تصانیف کثیرہ تھے اور ان کی تصانیف بلند مرتبہ تھیں۔ اہل سیر نے ان کی تصانیف کی تعریف و توصیف کی ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۲۹ کتابوں کے نام لکھے ہیں، جن میں ۲۷ غیر مطبوعہ اور ۲ مطبوعہ ہیں۔ [15]

غیر مطبوعہ تصانیف میں درج ذیل کتابیں اپنے موضوع کے اعتبار سے بلند مرتبہ کی حامل ہیں:

(۱) کتاب الاربعین (۲) الطب النبوی (۳) کتاب الفوائد (۴) کتاب المستخرج علی البخاری (۵) کتاب معجم الصحابہ (حافظ ابنِ کثیر کے پاس اس کا ایک نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود تھا) [16] (۶) کتاب علوم الحدیث (امام حاکم کی مشہور کتاب معرفۃ علوم الحدیث پر مستخرج ہے) (۷) کتاب المستخرج علی التوحید (امام ابنِ خزیمہ کی کتاب التوحید والصفات پر مستخرج ہے) (۸) تاریخ اصفہان

مطبوعہ تصانیف دلائل النبوۃ اور حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ہیں۔ ان دونوں کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

☆ دلائل النبوۃ : یہ کتاب آنحضرت ﷺ کے خصائص و کمالات، فضائل و مکارم

اور دلائل نبوت اور معجزات سے متعلق ہے۔ پہلے قرآن مجید کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے اوصاف و کمالات بیان کئے گئے ہیں اور تائید میں روایات پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد قدیم کتابوں اور صحف انبیاء میں آپؐ کے بارے میں جو پیشین گوئیاں آئی ہیں' ان کو ذکر کیا گیا ہے۔ ابو نعیم نے اس کتاب میں ضعیف روایات کا بھی سہارا لیا ہے۔ تاہم اس کا شمار معتبر کتابوں میں ہوتا ہے۔ دلائل کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۰ھ میں اور دوسرا ۱۳۶۹ھ میں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

☆ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء : یہ حافظ ابو نعیم کی بہترین اور عمدہ کتاب ہے۔ مصنف نے اس میں ان صحابہ کرام' تابعین عظام' تبع تابعینؒ اور مابعد ائمہ علام و متقین کا ذکر کیا ہے۔ جو زہد و ورع اور معرفت و تصوف میں ممتاز اور صاحب کمال تھے۔

اہل سیر نے اس کتاب کی تعریف و توصیف کی ہے۔ علامہ ابنِ خلکان اور صاحب کشف الظنون نے اس کو عمدہ اور معتبر کتاب بتایا ہے۔[۱۷] حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں :

"اس کتاب کے مطالعہ سے مصنف کی وسعت نظر' ان کے شیوخ کی کثرت اور مخارج و طرق حدیث سے پوری واقفیت کا اندازہ ہوتا ہے"[۱۸]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ

"حافظ ابو نعیم کی بہترین اور عمدہ کتاب ہے اور مصنف کی زندگی ہی میں اس کو پوری شہرت اور غیر معمولی حسن قبول و اعتبار حاصل ہو گیا تھا۔"[۱۹]

حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ

"اسلامیات میں ایسی نادر اور بے مثال کتاب نہیں لکھی گئی۔"[۲۰]

محمد بن جعفر کتانی لکھتے ہیں کہ

"اس کتاب میں امام ابو حنیفہؒ کا تذکرہ شامل نہ کئے جانے کی وجہ سے حافظ ابو نعیم پر تعصب کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں صحیح' ضعیف اور بعض موضوع روایات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔"[۲۱]

حواشی :

(۱) شاہ عبدالعزیز دہلوی' بستان المحدثین' ص ۴۴

(۲) ابنِ خلکان' تاریخ ابنِ خلکان ج ۱' ص ۴۵

(۳) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۳' ص ۲۹۲

(۴) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۸۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۹۲

(۵) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۸۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۳۹۱

(۶) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۳، ص ۸

(۷) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ج ۳، ص ۲۹۱

(۸) ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۴۶

(۹) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۸۔

(۱۰) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۸

(۱۱) ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۴۶

(۱۲) ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸، ص ۱۰۰

(۱۳) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان ج ۱، ص ۴۵

(۱۴) ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸، ص ۱۰۰

(۱۵) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۲۲۱ تا ۲۲۴

(۱۶) ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲، ص ۴۵

(۱۷) ابنِ خلکان، تاریخ ابنِ خلکان، ج ۱، ص ۴۵

(۱۸) حافظ ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲، ص ۴۵

(۱۹) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۹۱

(۲۰) شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، ص ۴۴

(۲۱) محمد جعفر کتانی، الرسالۃ المتطرفہ، ص ۱۱۵

مراحل انقلاب کے نقطہ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ

اسلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ، کے گیارہ خطبات پر مشتمل کتاب

منہج انقلابِ نبویؐ

کا نیا ایڈیشن، جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی

سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے، چھپ کر آ گیا ہے

دیدہ زیب کمپیوٹر کمپوزنگ، عمدہ طباعت، چار رنگوں میں شائع شدہ خوبصورت سرورق،

صفحات : 376 قیمت مجلد : 160 روپے، غیر مجلد : 140 روپے

شائع کردہ : مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور